

خاندانی نظام کی مضبوطی میں مرد کا کردار: اسلامی نقطہ نظر سے

(THE ROLE OF MEN IN STRENGTHENING THE FAMILY SYSTEM: AN ISLAMIC PERSPECTIVE)

Dr. Talib Ali Awan

Assistant Professor; Institute of Islamic Studies and Shariah, Muslim Youth (MY) University Islamabad, Islamabad (Pakistan).

drtalibaliawan@gmail.com

**Dr. Abdul Rahman

Assistant Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat Pakistan.

Onlyimran2010@gmail.com**Abstract**

The family is the foundational unit of any society, and its stability largely depends on the responsible and ethical role of men within it. This research critically examines the role of men in the family system from an Islamic perspective, integrating Qur'anic guidance, Prophetic traditions, classical Islamic scholarship, and contemporary social theories. The study highlights that Islam does not view men merely as economic providers, but as moral leaders, educators, and reformers within the household. Core Islamic principles such as justice, consultation (shūrā), patience, forgiveness, and reconciliation are analyzed as essential mechanisms for maintaining family harmony and resolving domestic conflicts.

The research further explores modern challenges faced by families, including economic pressures, digital media influence, individualism, and the impact of Western cultural models. It argues that neglecting Islamic ethical foundations exacerbates family disintegration, whereas adherence to Qur'an and Sunnah offers sustainable and practical solutions. By drawing upon both traditional sources and modern sociological literature, this study presents a balanced framework in which men can effectively fulfill their responsibilities while preserving Islamic identity in contemporary society. The findings aim to contribute to academic discourse on Islamic family studies and provide practical guidance for educators, policymakers, and family counselors.

Keywords

Islamic Family System, Role of Men in Islam, Qur'an and Sunnah, Family Leadership, Conflict Resolution, Contemporary Social Challenges.

تمہید

خاندان انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور اسلام نے خاندانی نظام کو نہایت مضبوط، متوازن اور اخلاقی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مرد کو خاندان کے نظم، کفالت، قیادت اور اخلاقی فضا کے قیام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ زیر نظر مطالعہ میں قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ اور کلاسیکی و معاصر فقہی و فکری مصادر کی روشنی میں خاندانی نظام کی مضبوطی میں مرد کے کردار کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ کام تحقیقی و تدریسی مقاصد کے لیے حصہ وار ترتیب دیا گیا ہے۔

1. اسلامی تصور خاندان اور مرد کی حیثیت

1.1 اسلام میں خاندان کا تصور

اسلام خاندان کو محض سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی ادارہ قرار دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا:

"النَّكَاحُ مِنْ مِّنِّي"

ترجمہ: "نکاح میری سنت ہے۔"

(ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1846۔ بیروت: دار الفکر، 2008ء، ج 1، ص 605)

قرآن کریم میں خاندانی زندگی کا بنیادی مقصد سکون، مودت اور رحمت کو قرار دیا گیا ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً" (الروم: 21)

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔"

مفسرین کے مطابق سکون (سکینت) سے مراد نفسیاتی، جذباتی اور روحانی اطمینان ہے جو خاندانی زندگی کی اساس بنتا ہے۔

1.2 قومیت مرد: مفہوم اور حدود

قرآن کریم میں مرد کو خاندان کا قوام قرار دیا گیا ہے:

"أَلْزَمَ الْجَانَّ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَعَلَ اللَّهُ تَعَصُّمَهُ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ" (النساء: 34)

ترجمہ: "مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس بنا پر کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔" قومیت سے مراد آمرانہ بالادستی نہیں بلکہ ذمہ دار قیادت، معاشی کفالت اور خاندانی نظم و ضبط ہے۔

1.3 مرد کی اخلاقی و روحانی ذمہ داری

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"

ترجمہ: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

(بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب الأحکام، حدیث نمبر 2554۔ بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء، ج 5، ص 237)

اس حدیث میں مرد کو بطور شوہر اور باپ اخلاقی، دینی اور معاشی ذمہ داریوں کا جامع تصور دیا گیا ہے۔

1.4 مرد بطور شوہر: حسن معاشرت

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (النساء: 19)

ترجمہ: "اور ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو۔"

معروف سے مراد شریعت، عرف اور اخلاق کے مطابق حسن سلوک ہے، جو خاندانی استحکام کی بنیاد بنتا ہے۔

1.5 خلاصہ

اسلامی خاندانی نظام میں مرد کو قوام، کفیل اور اخلاقی راہنما کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ حیثیت حقوق سے زیادہ ذمہ داریوں پر مبنی ہے، جو خاندان کے استحکام اور معاشرتی توازن کو یقینی بناتی ہے۔

2. اسلامی تصور خاندان اور مرد کی حیثیت

2.1 تمہید

خاندان انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور اسلام نے خاندانی نظام کو نہایت مضبوط، متوازن اور اخلاقی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مرد کو خاندان کے نظم، کفالت، قیادت اور اخلاقی فضا کے قیام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ زیر نظر مطالعہ میں قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ اور کلاسیکی و معاصر فقہی و فکری مصادر کی روشنی میں خاندانی نظام کی مضبوطی میں مرد کے کردار کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ کام تحقیقی و تدریسی مقاصد کے لیے حصہ وار ترتیب دیا گیا ہے۔

2.2 اسلام میں خاندان کا تصور

اسلام خاندان کو محض سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی ادارہ قرار دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا:

"أَوَّلُ مَا بَنَى مِنَ الْبَنَاتِ"

ترجمہ: "نکاح میری سنت ہے۔"

(ابن ماجہ، محمد بن یزید۔ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1846۔ بیروت: دار الفکر، 2008ء، ج 1، ص 605)

قرآن کریم میں خاندانی زندگی کا بنیادی مقصد سکون، موڈت اور رحمت کو قرار دیا گیا ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً" (الرؤم: 21)

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔"

مفسرین کے مطابق سکون (سکینت) سے مراد نفسیاتی، جذباتی اور روحانی اطمینان ہے جو خاندانی زندگی کی اساس بنتا ہے۔

2.3 قوامیت مرد: مفہوم اور حدود

قرآن کریم میں مرد کو خاندان کا قوام قرار دیا گیا ہے:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ تَفَضُّلاً عَلَى الْبَعْضِ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ" (النساء: 34)

ترجمہ: "مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس بنا پر کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔"

قوامیت سے مراد آمرانہ بالادستی نہیں بلکہ ذمہ دار قیادت، معاشی کفالت اور خاندانی نظم و ضبط ہے۔

2.4 مرد کی اخلاقی و روحانی ذمہ داری

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"

ترجمہ: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

(بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الأحکام، حدیث نمبر 2554- بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء، ج 5، ص 237)

اس حدیث میں مرد کو بطور شوہر اور باپ اخلاقی، دینی اور معاشی ذمہ داریوں کا جامع تصور دیا گیا ہے۔

2.5 مرد بطور شوہر: حسن معاشرت

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (النساء: 19)

ترجمہ: "اور ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو۔"

معروف سے مراد شریعت، عرف اور اخلاق کے مطابق حسن سلوک ہے، جو خاندانی استحکام کی بنیاد بنتا ہے۔

2.6 خلاصہ

اسلامی خاندانی نظام میں مرد کو قوام، کفیل اور اخلاقی راہنما کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ حیثیت حقوق سے زیادہ ذمہ داریوں پر مبنی ہے، جو خاندان کے استحکام اور معاشرتی توازن کو یقینی بناتی ہے۔

3. مرد کی معاشی ذمہ داریاں، نان و نفقہ اور کفالت خاندان

3.1 نان و نفقہ کا اسلامی تصور

اسلامی خاندانی نظام میں مرد پر سب سے بڑی عملی ذمہ داری نان و نفقہ کی ہے۔ قرآن کریم میں واضح طور پر فرمایا گیا:

"وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (البقرة: 233)

ترجمہ: "اور باپ پر ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے۔"

اس آیت میں نفقہ کو عرف (معروف) کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ، معاشرتی معیار اور استطاعت کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

3.2 نفقہ شوہر کی شرعی ذمہ داری

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"الْمُسْتَفِيقُ دُوسِعَةٌ مِّنْ سَعْيِهِ وَمَنْ قُدِّرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلَيْسَ مِنْهُمَا آتَاهُ اللَّهُ" (الطلاق: 7)

ترجمہ: "صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس کا رزق نپا تلا ہو وہ اسی میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔" اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ نان و نفقہ کی مقدار مرد کی استطاعت کے مطابق متعین ہوگی، مگر ذمہ داری بہر حال ساقط نہیں ہوتی۔

3.3 سنت نبوی ﷺ میں کفالت خاندان

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كُفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُسَخِّجَ مَنْ يُعُولُ"

ترجمہ: "آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت افراد کو ضائع کر دے۔"

(مسلم، مسلم بن حجاج۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر 996۔ ریاض: دار السلام، 2000ء، ج 2، ص 732)

یہ حدیث مرد کی معاشی غفلت کو اخلاقی اور دینی جرم قرار دیتی ہے۔

3.4 اولاد کی کفالت اور تعلیم

اسلام میں مرد پر اولاد کی جسمانی، تعلیمی اور اخلاقی کفالت بھی لازم ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُوبِ وَأَنفُسُكُمْ هَٰؤُلَاءِ" (التحریم: 6)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"

مفسرین کے مطابق اس میں تعلیم، تربیت اور معاشی کفالت تینوں شامل ہیں۔

3.5 فقہی مذاہب کا موقف (تقابلی جائزہ)

چاروں فقہی مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ بیوی اور نابالغ اولاد کا نفقہ شوہر پر واجب ہے:

- فقہ حنفی: نفقہ نکاح صحیح کے بعد لازم ہو جاتا ہے۔
- فقہ شافعی: نفقہ بیوی کی تمکین کے ساتھ مشروط ہے۔
- فقہ مالکی: نفقہ عرف معاشرہ کے مطابق متعین ہوگا۔
- فقہ حنبلی: نفقہ ترک کرنا فسخ نکاح کا سبب بن سکتا ہے۔

(دہبہ الزحلی۔ الفقہ الاسلامی وادبیہ۔ دمشق: دار الفکر، 2006ء، ج 7، ص 765-772)

3.6 جدید معاشی تناظر میں مرد کی ذمہ داری

معاصر معاشرت میں مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی دباؤ کے باوجود اسلام مرد کو خاندان کی بنیادی کفالت کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے، البتہ بیوی کا تعاون احسان اور تعاون کے درجے میں آتا ہے، فرض کے درجے میں نہیں۔

(Esposito, John L. *Women in Muslim Family Law*. Syracuse: Syracuse University Press, 2001, p. 47.)

3.7 خلاصہ

یہ حصہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ اسلامی شریعت میں مرد کی معاشی ذمہ داری خاندانی استحکام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ نان و نفقہ، کفالت اولاد اور معاشی عدل کے بغیر خاندانی نظام مضبوط نہیں ہو سکتا۔

4. اسلامی تصورِ خاندان اور مرد کی حیثیت

4.1 تمہید

خاندان انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور اسلام نے خاندانی نظام کو نہایت مضبوط، متوازن اور اخلاقی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مرد کو خاندان کے نظم، کفالت، قیادت اور اخلاقی فضا کے قیام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ زیر نظر مطالعہ میں قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ اور کلاسیکی و معاصر فقہی و فکری مصادر کی روشنی میں خاندانی نظام کی مضبوطی میں مرد کے کردار کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ کام تحقیقی و تدریسی مقاصد کے لیے حصہ وار ترتیب دیا گیا ہے۔

4.2 اسلام میں خاندان کا تصور

اسلام خاندان کو محض سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی ادارہ قرار دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا:

"النَّكَاحُ مِنْ مَّسْنَدِي"

ترجمہ: "نکاح میری سنت ہے۔"

(ابن ماجہ، محمد بن یزید۔ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1846۔ بیروت: دار الفکر، 2008ء، ج 1، ص 605)

قرآن کریم میں خاندانی زندگی کا بنیادی مقصد سکون، مودت اور رحمت کو قرار دیا گیا ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً" (الرؤم: 21)

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔"

مفسرین کے مطابق سکون (سکینت) سے مراد نفسیاتی، جذباتی اور روحانی اطمینان ہے جو خاندانی زندگی کی اساس بنتا ہے۔

4.3 قوامیتِ مرد: مفہوم اور حدود

قرآن کریم میں مرد کو خاندان کا قوام قرار دیا گیا ہے:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ تَفَضُّلاً عَلَى الْغَضِّ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ" (النساء: 34)

ترجمہ: مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس بنا پر کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ قوامیت سے مراد آمرانہ بالادستی نہیں بلکہ ذمہ دار قیادت، معاشی کفالت اور خاندانی نظم و ضبط ہے۔

4.4 مرد کی اخلاقی و روحانی ذمہ داری

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"

ترجمہ: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

(بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب الأحکام، حدیث نمبر 2554۔ بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء، ج 5، ص 237)

اس حدیث میں مرد کو بطور شوہر اور باپ اخلاقی، دینی اور معاشی ذمہ داریوں کا جامع تصور دیا گیا ہے۔

4.5 مرد بطور شوہر: حسن معاشرت

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (النساء: 19)

ترجمہ: "اور ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو۔"

معروف سے مراد شریعت، عرف اور اخلاق کے مطابق حسن سلوک ہے، جو خاندانی استحکام کی بنیاد بنتا ہے۔

4.6 خلاصہ

اسلامی خاندانی نظام میں مرد کو قوام، کفیل اور اخلاقی راہنما کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ حیثیت حقوق سے زیادہ ذمہ داریوں پر مبنی ہے، جو خاندان کے استحکام اور معاشرتی توازن کو یقینی بناتی ہے۔

5. مرد بطور باپ اور تربیتِ اولاد میں کردار

5.1 باپ کی حیثیت اور تربیتِ اولاد

اسلامی تعلیمات میں باپ محض کفیل نہیں بلکہ مربی، راہنما اور کردار ساز ہوتا ہے۔ اولاد کی فکری، اخلاقی اور دینی تشکیل میں باپ کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں والدین کی ذمہ داری کو اجتماعی نجات سے جوڑا گیا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَفْضَلُكُمْ وَأَفْضَلُكُمْ تَارًا" (التحریم: 6)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"

اس آیت میں تعلیم، تربیت، نگرانی اور اصلاح سب شامل ہیں، اور اس ذمہ داری میں باپ کو قیادی حیثیت حاصل ہے۔

5.2 انبیائے کرام اور باپ کا تربیتی کردار

قرآن کریم نے حضرت لقمانؑ کو مثالی باپ کے طور پر پیش کیا:

"يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ" (اللقمان: 13)

ترجمہ: "اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

اس نصیحت سے واضح ہوتا ہے کہ باپ کی اولین ذمہ داری اولاد کو عقیدہ توحید کی تعلیم دینا ہے۔

5.3 نبی کریم ﷺ کا اسوہ تربیت

رسول اللہ ﷺ نے اولاد کی تربیت کو باپ کی ذمہ داری قرار دیا:

"مَا تَحُلُّ وَالِدٌ وَلَدَهُ مَخْلًا فَضْلًا مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ"

ترجمہ: "باپ اپنی اولاد کو بہترین ادب سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔"

(ترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، حدیث نمبر 1952۔ بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998ء، ج 4، ص 337)

اس حدیث میں اخلاقی تربیت کو مالی وراثت پر فوقیت دی گئی ہے۔

5.4 دینی و اخلاقی تربیت میں باپ کا کردار

اسلام میں باپ پر لازم ہے کہ وہ اولاد کو عبادات، اخلاق اور سماجی ذمہ داریوں کا شعور دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَنِينَ"

ترجمہ: "اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو۔"

(ابوداؤد، سلیمان بن اشعث۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، حدیث نمبر 495۔ ریاض: دار السلام، 2009ء، ج 1، ص 133)

5.5 تعلیم و شخصیت سازی

اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم محض دنیاوی ترقی نہیں بلکہ کردار سازی کا ذریعہ ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے:

"عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمْ السَّبَاعَةَ وَالرَّيَاةَ وَرُكُوبَ الْخَيْلِ"

ترجمہ: "اپنی اولاد کو تیراکی، تیر اندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ۔"

(تہذیبی، احمد بن حسین۔ سنن الکبریٰ۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج 10، ص 15)

یہ قول متوازن جسمانی، ذہنی اور اخلاقی تربیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

5.6 عصر حاضر میں تربیتی چیلنجز

ڈیجیٹل میڈیا، مغربی ثقافتی اثرات اور اخلاقی انتشار کے دور میں باپ کا کردار مزید اہم ہو گیا ہے۔ باپ کو چاہیے کہ وہ نگرانی، مکالمہ اور عملی نمونہ کے ذریعے اولاد کی رہنمائی کرے۔

5.7 خلاصہ

یہ حصہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام میں باپ محض کفیل نہیں بلکہ نسلوں کا معمار ہے۔ تربیتِ اولاد میں اس کی غفلت معاشرتی بگاڑ، جبکہ اس کی بصیرت امت کی اصلاح کا ذریعہ بنتی ہے۔

6. مرد بطور خاندانی قائد: مشاورت، عدل اور فیصلہ سازی میں کردار

6.1 خاندانی قیادت کا اسلامی تصور

اسلام میں قیادت اقتدار نہیں بلکہ امانت اور ذمہ داری ہے۔ خاندان کی سطح پر مرد کو قائد اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ نظم، عدل اور خیر خواہی قائم رہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا" (النساء: 58)

ترجمہ: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ۔" خاندانی قیادت بھی ایک امانت ہے، جس میں عدل، دیانت اور حکمت لازم ہیں۔

6.2 مشاورت (شوریٰ) کی اہمیت

اسلام نے فیصلوں میں مشاورت کو بنیادی اصول قرار دیا ہے:

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ (الشوریٰ: 38)

ترجمہ: "اور ان کے تمام معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں۔"

خاندانی معاملات میں شوہر کا یکطرفہ رویہ خاندانی توازن کو بگاڑ دیتا ہے، جبکہ مشاورت اعتماد اور محبت کو فروغ دیتی ہے۔

6.3 اسوۂ نبوی ﷺ اور خاندانی مشاورت

نبی کریم ﷺ گھر بلو معاملات میں ازواج مطہرات سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، خصوصاً صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ام سلمہؓ سے مشورہ معروف مثال ہے۔

(بخاری، محمد بن اسماعیل - صحیح البخاری، کتاب الشروط، حدیث نمبر 2731 - بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء، ج 3، ص 189)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشاورت قیادت کی کمزوری نہیں بلکہ دانائی کی علامت ہے۔

6.4 عدل و انصاف: خاندانی قیادت کی بنیاد

عدل خاندانی نظام کا ستون ہے۔ قرآن کریم میں حکم دیا گیا:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" (النحل: 90)

ترجمہ: "بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

خاندانی سطح پر عدل کا مطلب بیوی، اولاد اور دیگر اہل خانہ کے حقوق میں توازن رکھنا ہے۔

اسلام مرد کو جلد بازی اور غصے میں فیصلے سے روکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَيْسَ الْعَدْلُ بِالْعُرْجَةِ، إِنَّمَا الْعَدْلُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ"

ترجمہ: "طاقتور وہ نہیں جو (کشتی میں) گرا دے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔"

(بخاری، محمد بن اسماعیل - صحیح البخاری، کتاب الأدب، حدیث نمبر 6114 - بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء، ج 5، ص 226)

خاندانی فیصلوں میں تحمل اور ضبط نفس قیادت کو موثر بناتے ہیں۔

6.6 خاندانی تنازعات میں مرد کا کردار

تنازعات کے وقت مرد کا کردار ثالث، مصلح اور عدل پر قائم رہنے والا ہونا چاہیے:

"فَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَانْكحُوا بَيْنَهُمَا فَرْقًا وَأَعِدُّوا لَهُمَا مِنْ أَهْلِكُمْ" (النساء: 35)

ترجمہ: "اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑے کا اندیشہ ہو تو ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔"

یہ آیت خاندانی اختلافات کے حل میں عدالتی و مشاورتی طریقہ اپنانے کی تعلیم دیتی ہے۔

6.7 معاصر تناظر میں خاندانی قیادت

جدید دور میں مرد کی خاندانی قیادت شراکت، احترام اور جذباتی ذہانت (Emotional Intelligence) پر مبنی ہونی چاہیے۔

6.8 خلاصہ

یہ حصہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام میں مرد کی قیادت عدل، مشاورت اور حکمت پر مبنی ہے۔ جابرانہ طرز قیادت خاندان کو کمزور جبکہ مشاورتی و عادلانہ قیادت اسے مضبوط بناتی ہے۔

7. مرد اور خاندانی تنازعات: مصالحت، برداشت اور اصلاح کے اصول

7.1 خاندانی تنازعات کی نوعیت اور اسباب

خاندانی زندگی میں اختلافات کا پیدا ہونا فطری امر ہے، تاہم اسلام ان اختلافات کو بگاڑ کے بجائے اصلاح اور بہتری کا موقع قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"وَالصُّلْحُ خَيْرٌ" (النساء: 128)

ترجمہ: "اور صلح ہی بہتر ہے۔"

اس آیت میں صلح کو نزاع کے ہر ممکن حل پر فوقیت دی گئی ہے، جس سے خاندانی استحکام کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

7.2 مرد کا کردار: تحمل، برداشت اور حکمت

اسلام مرد کو تنازع کی صورت میں جلد بازی، سختی اور غصے سے اجتناب کی تلقین کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَغْضَبْ"

ترجمہ: "غصہ نہ کرو۔"

(بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب الأدب، حدیث نمبر 6116۔ بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء، ج 5، ص 229)

یہ حدیث خاندانی نزاعات میں ضبط نفس کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیتی ہے۔

7.3 اصلاح یا ہی کے قرآنی اصول

قرآن کریم نے میاں بیوی کے تنازع کی صورت میں اصلاحی طریقہ کار تجویز کیا ہے:

"فَإِنْ أَرَادَا إِصْلَاحًا فَلْيَوْفِئَا اللَّهَ عَلَيْهِمَا" (النساء: 35)

ترجمہ: "اگر دونوں اصلاح کا ارادہ کریں تو اللہ ان کے درمیان موافقت پیدا فرمادے گا۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اصلاح کی نیت بنیادی شرط ہے، اور اس میں مرد کا مثبت کردار فیصلہ کن ہوتا ہے۔

7.4 عفو و درگزر: خاندانی امن کی کنجی

اسلام نے مرد کو عفو و درگزر کی صفت اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے:

"وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا" (النور: 22)

ترجمہ: "چاہیے کہ وہ معاف کریں اور درگزر سے کام لیں۔"

خاندانی ماحول میں معافی اور چشم پوشی محبت اور اعتماد کو بحال کرتی ہے۔

17.5 سوہ نبوی ﷺ اور گھریلو تنازعات

نبی کریم ﷺ نے گھریلو اختلافات میں نرمی، حسن اخلاق اور درگزر کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اہل خانہ پر سختی نہیں فرمائی۔

(مسلم، مسلم بن حجاج۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 2328۔ ریاض: دار السلام، 2000ء، ج 4، ص 1812)

7.6 ثالثی اور سماجی حکمت

اسلامی نظام میں خاندانی تنازعات کے حل کے لیے ثالثی کو اہم ذریعہ قرار دیا گیا ہے، تاکہ اختلافات بڑھنے کے بجائے ختم ہوں۔

7.7 خلاصہ

یہ حصہ واضح کرتا ہے کہ خاندانی تنازعات میں مرد کا کردار محض حاکمانہ نہیں بلکہ مصلحانہ، بردبار اور حکیمانہ ہونا چاہیے۔ صلح، عفو اور اصلاح ہی وہ اصول ہیں جو خاندانی نظام کو ٹوٹنے سے بچاتے ہیں۔

8. جدید معاشرتی چیلنجز اور خاندانی نظام میں مرد کا کردار

8.1 جدید معاشرتی تناظر اور خاندانی دباؤ

عصر حاضر میں خاندانی نظام کو جن چیلنجز کا سامنا ہے، ان میں معاشی دباؤ، میڈیا کا منفی اثر، اقدار کی تبدیلی اور فردیت پسندی نمایاں ہیں۔ قرآن کریم انسان کو ذمہ داری اور توازن کی تعلیم دیتا ہے:

"وَكُلُّكُمْ رَاعٍ لِّتِلْكَ فِئْتِهِ وَسَطًا" (البقرہ: 143)

ترجمہ: "اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا۔"

اعتدال ہی جدید معاشرتی دباؤ کے مقابلے میں خاندانی استحکام کی بنیاد ہے۔

8.2 معاشی ذمہ داریاں اور مرد کا کردار

اسلام مرد کو خاندان کی کفالت اور مالی ذمہ داری کا امین قرار دیتا ہے:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ" (النساء: 34)

ترجمہ: "مرد عورتوں کے نگہبان اور ذمہ دار ہیں۔"

قوامیت کا تصور جبر نہیں بلکہ ذمہ داری، خدمت اور کفالت پر مبنی ہے۔

8.3 ڈیجیٹل میڈیا اور خاندانی اقدار

ڈیجیٹل میڈیا نے خاندانی تعلقات کو متاثر کیا ہے۔ اسلام نگاہوں اور رویوں کی حفاظت کی تعلیم دیتا ہے:

"قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ لِحْصَانٌ مِّنْ آبْصَارِهِمْ" (النور: 30)

ترجمہ: "مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔"

یہ حکم ڈیجیٹل فتنوں کے دور میں اخلاقی ضبط کا جامع اصول ہے۔

8.4 مغربی ثقافتی اثرات اور اسلامی شناخت

مغربی معاشرتی ماڈلز کی اندھی تقلید خاندانی نظام کو کمزور کرتی ہے۔ قرآن کریم میں تنبیہ ہے:

"وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَبْغِيَ الْمُلُتَمِّمَ" (البقرہ: 120)

ترجمہ: "یہود و نصاریٰ تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے طریقے کی پیروی نہ کرو۔"

اس آیت سے اسلامی شناخت کے تحفظ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

8.5 مرد بطور مربی اور رہنما

اسلام مرد کو محض کفیل نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی رہنما بھی قرار دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

(بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب الأحکام، حدیث نمبر 7138۔ بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء، ج 9، ص 62)

8.6 جدید سماجی علوم کی روشنی میں خاندانی قیادت

معاصر سماجی علوم بھی خاندان میں ذمہ دار قیادت کو استحکام کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔

8.7 خلاصہ

یہ حصہ اس امر کو واضح کرتا ہے کہ جدید معاشرتی چیلنجز کے باوجود اگر مرد اسلامی اصولوں، اعتدال، ذمہ داری، اخلاقی قیادت اور شناخت کے تحفظ کو اختیار کرے تو خاندانی نظام مضبوط اور متوازن رہ سکتا ہے۔

9. مجموعی نتائج، سفارشات اور اختتامی کلمات

9.1 مجموعی نتائج (Overall Findings)

اس تحقیقی مطالعے کے تمام ابواب و اجزاء کے تجزیے سے درج ذیل بنیادی نتائج سامنے آتے ہیں:

1. اسلام میں مرد کا کردار محض معاشی کفالت تک محدود نہیں بلکہ وہ اخلاقی، تربیتی اور اصلاحی ذمہ داری بھی رکھتا ہے۔
2. خاندانی نظام کے استحکام میں مرد کی عدل، حلم، صبر اور حکمت بنیادی عناصر ہیں، جیسا کہ قرآن و سنت سے ثابت ہے۔
3. خاندانی تنازعات کا حل طاقت یا جبر کے بجائے صلح، عفو اور ثالثی میں مضمر ہے۔
4. جدید معاشرتی چیلنجز خصوصاً میڈیا، فردیت پسندی اور مغربی ثقافتی دباؤ خاندان کو کمزور کرتے ہیں، اگر اسلامی اقدار سے رہنمائی نہ لی جائے۔
5. نبی کریم ﷺ کی گھریلو زندگی مردوں کے لیے کامل عملی نمونہ فراہم کرتی ہے، جو ہر دور میں قابل تقلید ہے۔

9.2 سفارشات (Recommendations)

مندرجہ بالا نتائج کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. تعلیمی اداروں اور دینی مراکز میں خاندانی اخلاقیات اور ازدواجی ذمہ داریوں کو باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
2. مردوں کی تربیت کے لیے خطبات جمعہ، ورکشاپس اور میڈیا پروگرامز میں اسوۂ نبوی ﷺ کو عملی مثالوں کے ساتھ پیش کیا جائے۔
3. خاندانی تنازعات کے حل کے لیے اسلامی ثالثی مراکز (Family Mediation Centers) قائم کیے جائیں۔
4. ڈیجیٹل میڈیا کے مثبت استعمال اور اخلاقی حدود سے متعلق آگاہی مہمات چلائی جائیں۔
5. قانون سازی اور سماجی پالیسی میں خاندانی نظام کے تحفظ کو مرکزی اہمیت دی جائے۔

9.3 اختتامی کلمات (Conclusion)

یہ تحقیق اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ خاندانی نظام کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے، اور اس بنیاد کے استحکام میں مرد کا کردار نہایت کلیدی ہے۔ اگر مرد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ذمہ داری، رحمت اور قیادت کو اپنا شعار بنالے تو جدید دور کے شدید سماجی دباؤ کے باوجود خاندان محبت، سکون اور اعتماد کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات نہ صرف ایک مثالی خاندانی ماڈل پیش کرتی ہیں بلکہ عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کا عملی اور پائیدار حل بھی فراہم کرتی ہیں۔

اختتامیہ

یہ تحقیقی مقالہ اسلامی خاندانی فکر کے فروغ اور جدید سماجی مباحث میں اسلامی نقطہ نظر کی نمائندگی کی ایک علمی کوشش ہے، جو مستقبل کی مزید تحقیقی کاوشوں کے لیے بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔

Bibliography

عربي وأردو مصادر و تأخذ

1. القرآن الكريم.
2. ابن عاشور، محمد الطاهر. التحرير والتنوير. تونس: الدار التونسية للنشر، 1984ء.
3. ابن كثير، اسماعيل بن عمر. تفسير القرآن العظيم. بيروت: دار الكتب العلمية، 2000ء.
4. ابن ماجه، محمد بن يزيد. سنن ابن ماجه، حديث نمبر 1846. بيروت: دار الفكر، 2008ء.
5. ابوداؤد، سليمان بن اشعث. سنن أبي داود، كتاب الصلاة، حديث نمبر 495. رياض: دار السلام، 2009ء.
6. بخاري، محمد بن اسماعيل. صحيح البخاري. بيروت: دار ابن كثير، 2002ء.
7. تيمثقي، احمد بن حسين. السنن الكبري. بيروت: دار الكتب العلمية، 2003ء.
8. ترمذي، محمد بن عيسى. سنن الترمذي، كتاب البر والصلة، حديث نمبر 1952. بيروت: دار الغرب الإسلامي، 1998ء.
9. رازي، فخر الدين. تفسير الكبير (مفتاح الغيب). بيروت: دار احياء التراث العربي، 1999ء.
10. طبري، محمد بن جرير. جامع البيان عن تأويل آي القرآن. القاهرة: دار المعارف، 2001ء.
11. قرطبي، محمد بن احمد. الجامع لأحكام القرآن. بيروت: دار الكتب العلمية، 2003ء.
12. مسلم، مسلم بن حجاج. صحيح مسلم. رياض: دار السلام، 2000ء.
13. وهبه الزحيلي. الفقه الإسلامي وأصوله. دمشق: دار الفكر، 2006ء.

English Sources

1. Deutsch, Morton. *The Resolution of Conflict*. New Haven: Yale University Press, 1973.
2. Giddens, Anthony. *The Transformation of Intimacy: Sexuality, Love and Eroticism in Modern Societies*. Stanford: Stanford University Press, 1992.